ہو؟ جو تمہیں دیدہ دانستہ ایسی ایسی ناپاکی میں ڈالتا ہے اور اگر وہ ان رشتوں کو تمہارے لئے حلال سمجھتا ہے تو پھر تم کیوں اپنے پرمیشر کی نافرمانی کرتے ہو اور کیوں شاکت مت کی طرح جو ہندوؤں کی ایک شاخ ہے ماؤں بہنوں کو اپنے پر حلال نہیں کر لیتے۔ یہ کمال ناسمجھی اور کمزوری ہے کہ جن چیزوں کو پرمیشر تمہارے لئے حلال ٹھہراتا ہے تم ان چیزوں کو حرام ٹھہراتے ہو۔

پھر مضمون پڑھنے والے نے یہ اعتراض پیش کیا کہ قرآن شریف میں لونڈیوں سے ہمبستر ہونا لکھا ہے مگر اس معترض کو اول یہ سوچنا چاہئے تھا کہ کیا یہ امر نیوگ کے برابر ہے؟ نیوگ کی تو یہ حقیقت ہے کہ ایک بے گناہ شریف زادی جو کسی کے نکاح میں ہو وہ محض اس وجہ ﴿۲۴۳﴾ سے دوسرے سے ہمبستر کرائی جاتی ہے کہ تا اس غریب کے پیٹ سے کسی طرح لڑکا پیدا ہو جائے جب دیکھتے ہیں کہ اُن کی عورت کو لڑکا پیدا نہیں ہوتا یا صرف لڑکیاں پیدا ہوتی ہیں یا محض بانجھ ہوتی ہے تو ان تمام صورتوں میں اُس آریہ عورت کا کسی دوسرے سے منہ کالا کرایا جاتا ہے پس وہ عورت لڑکے کی خواہش سے کسی بیگانہ شخص سے حرامکاری کراتی ہے اور اس کے خاوند کو ایک ذرّہ غیرت نہیں آتی کہ اُس کے گھر میں ایک بے گانہ شخص اُس کی عورت سے حرامکاری کر رہا ہے بلکہ وہ خوش ہوتا ہے کہ اب شاید اس فعل شنیع سے حمل ٹھہر جائے گا اور لڑکا پیدا ہوگا اور وہ لڑکا مفت میں اُس کا لڑکا بن جائے گا۔ افسوس جن لوگوں کو اپنی عورت کی نسبت غیرت نہیں وہ دوسروں کے ساتھ کس طریق پر پرہیز گاری برت سکتے ہیں۔

رہا یہ امر کہ کافروں کی عورتوں اور لڑکیوں کو جو لڑائیوں میں ہاتھ آویں لونڈیاں بنا کر اُن سے ہمبستر ہونا تو یہ ایک ایسا امر ہے جو شخص اصل حقیقت پر اطلاع پاوے وہ اس کو ہرگز محل اعتراض نہیں ٹھہرائے گا۔

اور اصل حقیقت یہ ہے کہ اُس ابتدائی زمانہ میں اکثر چنڈال اور خبیث طبع لوگ ناحق اسلام کے دشمن ہو کر طرح طرح کے دُکھ مسلمانوں کو دیتے تھے اگر کسی مسلمان کو قتل کریں تو اکثر اس میّت کے ہاتھ پیر اور ناک کاٹ دیتے تھے اور بے رحمی سے بچوں کو بھی قتل کرتے تھے اور اگر کسی

غریب مظلوم کی عورت ہاتھ آتی تھی تو اُس کو لونڈی بناتے تھے اور اپنی عورتوں میں (مگر لونڈی کی طرح) اُس کو داخل کرتے تھے اور کوئی پہلو ظلم کا نہیں تھا جو انہوں نے اٹھا رکھا تھا۔ ایک مدت دراز تک مسلمانوں کو خدا تعالیٰ کی طرف سے یہی حکم ملتا رہا کہ ان لوگوں کی شرارتوں پر صبر کرو مگر آخر کار جب ظلم حد سے بڑھ گیا تو خدا نے اجازت دے دی کہ اب ان شریر لوگوں سے لڑو اور جس قدر وہ زیادتی کرتے ہیں اس سے زیادہ نہ کرو☆ لیکن پھر بھی مُثلہ کرنے سے منع کیا یعنی منع فرما دیا کہ کافروں کے کسی مقتول کی ناک کان ہاتھ وغیرہ نہیں کاٹنے چاہئیں اور جس بے عزتی کو مسلمانوں

☆ حاشیہ۔ یاد رہے کہ نکاح کی اصل حقیقت یہ ہے کہ عورت اور اس کے ولی کی اور نیز مرد کی بھی رضامندی لی جاتی ہے لیکن جس حالت میں ایک عورت اپنی آزادی کے حقوق کھو چکی ہے اور وہ آزاد نہیں ہے بلکہ وہ ان ظالم طبع جنگجو لوگوں میں سے ہے جنہوں نے مسلمانوں کے مردوں اور عورتوں پر بے جا ظلم کئے ہیں تو ایسی عورت جب گرفتار ہو کر اپنے اقارب کے جرائم کی پاداش میں لونڈی بنائی گئی تو اس کی آزادی کے حقوق سب تلف ہو گئے لہٰذا وہ اب فتحیاب بادشاہ کی لونڈی ہے اور ایسی عورت کو حرم میں داخل کرنے کے لئے اس کی رضامندی کی ضرورت نہیں بلکہ اس کے جنگجو اقارب پر فتحیاب ہو کر اس کو اپنے قبضہ میں لانا یہی اس کی رضامندی ہے۔ یہی حکم توریت میں بھی موجود ہے ہاں قرآن شریف میں فَكُّ رَقَبَةٍ یعنی لونڈی غلام کو آزاد کرنا بڑے ثواب کا
کام بیان فرمایا ہے اور عام مسلمانوں کو رغبت دی ہے کہ اگر وہ ایسی لونڈیوں اور غلاموں کو آزاد کر دیں تو خدا کے ﴿۲۴۴﴾
نزدیک بڑا اجر حاصل کریں گے۔ اگرچہ مسلمان بادشاہ ایسے خبیث اور چنڈال لوگوں پر فتح یاب ہو کر غلام اور لونڈی بنانے کا حق رکھتا ہے مگر پھر بھی بدی کے مقابل پر نیکی کرنا خدا نے پسند فرمایا ہے۔ یہ بہت خوشی کی بات ہے کہ ہمارے زمانہ میں اسلام کے مقابل پر جو کافر کہلاتے ہیں انہوں نے یہ تعدی اور زیادتی کا طریق چھوڑ دیا ہے۔ اس لئے اب مسلمانوں کے لئے بھی روا نہیں کہ ان کے قیدیوں کو لونڈی غلام بنا دیں کیونکہ
خدا قرآن شریف میں فرماتا ہے جو تم جنگجو فرقہ کے مقابل پر صرف اسی قدر زیادتی کرو جس میں پہلے انہوں نے ﴿۲۴۵﴾
سبقت کی ہو پس جبکہ اب وہ زمانہ نہیں ہے اور اب کافر لوگ جنگ کی حالت میں مسلمانوں کے ساتھ ایسی سختی اور زیادتی نہیں کرتے کہ ان کو اور ان کے مردوں اور عورتوں کو لونڈیاں اور غلام بناویں بلکہ وہ شاہی قیدی سمجھے جاتے ہیں اس لئے اب اس زمانہ میں مسلمانوں کو بھی ایسا کرنا ناجائز اور حرام ہے۔ منہ

﴿۲۴۴﴾ تے کے لئے وہ لوگ پسند کرتے تھے اس کا بدلہ لینے کے لئے حکم دے دیا۔ اسی بنا پر اسلام میں یہ رسم جاری ہوئی کہ کافروں کی عورتیں لونڈی کی طرح رکھی جائیں اور عورتوں کی طرح استعمال کی جائیں یہ تو انصاف اور طریق عدل سے بعید تھا کہ کافر تو جب کسی مسلمان عورت کو اپنے قبضہ میں لاویں تو اُس کو لونڈی بناویں اور عورتوں کی طرح اُن کو استعمال کریں اور جب مسلمان اُن کی عورتوں اور اُن کی لڑکیوں کو اپنے قبضہ میں کریں تو ماں بہن کر کے رکھیں۔ خدا بے شک حلیم ہے مگر وہ سب سے زیادہ غیرت مند ہے اُس کی غیرت ہی تھی جو نوح کے طوفان کا باعث ہوئی۔ اُسی کی غیرت نے ہی انجام کار فرعون اور اُس کے تمام لشکر کو دریا میں غرق کر دیا۔ اُسی کی غیرت نے لوط کی قوم پر زمین کا تختہ اُلٹا دیا۔ اور اُسی کی غیرت اب جا بجا ہیبت ناک زلزلے دکھلا رہی ہے اور لاکھوں انسانوں کو طاعون سے ہلاک کر رہی ہے اور اسی کی غیرت نے لیکھرام کو جو بدزبانی سے کسی طرح باز نہیں آتا تھا اُسی کی زبان کی چھری سے آخر لوہے کی چھری غیب سے پیدا کر دی اور جواناں مرگ مارا اور بڑے دُکھ سے اُس کو اُس کی قوم میں سے اُٹھا لیا اور کوئی اس کو بچا نہ سکا اور خدا نے اپنی پیشگوئی اُس میں پوری کر دی۔ پس اسی طرح جب عرب کے خبیث فطرت ایذا اور دُکھ دینے سے باز نہ آئے اور نہایت بے حیائی اور بے غیرتی سے عورتوں پر بھی فاسقانہ حملے کرنے لگے تو خدا نے اُن کی تنبیہ کے لئے یہ قانون جاری کر دیا کہ اُن کی عورتیں بھی اگر لڑائیوں میں پکڑی جائیں تو اُن کے ساتھ بھی یہی معاملہ کیا جائے۔ پس یہ تو بموجب مثل مشہور کہ عوض معاوضہ گلہ ندارد کوئی محل اعتراض نہیں۔ جیسی ہندی میں بھی یہ مثل مشہور ہے کہ جیسی کرنی ویسی بھرنی مگر یہ دوسری بات درحقیقت نہایت بے رحمی۔ دیوثی اور بے حیائی کا کام ہے کہ انسان اپنی عورت سے محض لڑکا پیدا ہونے کی خواہش سے زنا کراوے یہ ایک ایسی ناپاکی کی راہ اور گندی نظیر ہے کہ تمام دنیا میں اگر تلاش کرو تو ہرگز ہرگز اُس کی نظیر نہیں ملے گی۔ پھر ماسوا اس کے اسلام اس بات کا حامی نہیں کہ کافروں کے قیدی غلام اور لونڈیاں بنائی جائیں بلکہ غلام آزاد کرنے کے بارہ میں اِس قدر قرآن شریف میں تاکید ہے کہ جس سے بڑھ کر متصور نہیں۔ غرض ابتدا غلام لونڈی بنانے کی

کافروں سے شروع ہوئی اور اسلام میں بطور سزا کے یہ حکم جاری ہوا اور اُس میں بھی آزاد کرنے کی ترغیب دی گئی۔ اب ہم اس جگہ مذکورہ بالا بیان کی شہادت کے لئے ایک برہمو صاحب کی کتاب سے ذیل میں چند عبارتیں اختصار کے ساتھ نقل کرتے ہیں۔ برہمو صاحب کا نام پَرکاش دیو جی ہے جو براہمو دھرم لاہور کے پرچارک ہیں اور کتاب کا نام سوانح عمری حضرت محمد صاحب ہے اور اِس پُر آشوب زمانہ میں کہ ہر ایک فرقہ خواہ آریہ ہیں خواہ پادری صاحبان دیدہ دانستہ کئی طور کے افترا کر کے ہمارے سیّد و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین اور اسلام کی تحقیر کو بڑا ثواب کا کام سمجھ رہے ہیں ایسے وقت میں آریہ قوم میں سے ایسا منصف مزاج پیدا ہونا جو برہمو مذہب رکھتے ہیں نہایت عجیب بات ہے مؤلف کتاب نے اپنی دیانت داری اور انصاف پسندی اور حق گوئی اور بے تعصبی کا عمدہ نمونہ دکھلایا ہے۔ میرے نزدیک مناسب ہے کہ ہماری جماعت کے لوگ ایک ایک نسخہ اس کتاب کا خرید لیں قیمت بھی بہت کم ہے اور وہ عبارتیں برہمو صاحب کی کتاب کی خلاصہ کے طور پر یہاں لکھی جاتی ہیں اور وہ یہ ہیں☆۔ ﴿۲۴۵﴾

اہل عرب آنحضرتؐ کے ظہور کے وقت میں بہت ہی بدرسوم کے مروّج تھے چنانچہ فسق و فجور رہزنی قزاقی وغیرہ اس درجہ تک اُن میں بڑھی ہوئی تھی کہ اُن کے حالات پڑھ کر انسان کے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں۔ یتیموں کا مال کھا لیتے اور لڑکیوں کو زندہ درگور کرتے تھے۔ شراب خوری کی یہ کثرت تھی کہ بچہ نے دودھ چھوڑا اور شراب پینی شروع کی۔ مرد جس قدر چاہتا تھا عورتیں کر لیتا تھا جب چاہتا تھا بلا عذر چھوڑ دیتا تھا۔ کینہ۔ حسد۔ بغض بہت بڑھا ہوا تھا۔ بُت پرستی سے کوئی گھر خالی نہ تھا اور مکہ گویا ایک بُت پرستی کا تیرتھ بنا ہوا تھا اور جتنے اُن لوگوں کے چلن تھے سب وحشیانہ تھے اور لوٹ اور مار میں یگانہ تھے قتل

☆ **حاشیہ**۔ برہمو صاحب کی کتاب میں ایک دو جگہ خفیف غلطی پائی گئی ہے یہ بشریت ہے۔ مگر یہ تو ممکن نہیں تھا کہ ایک مسلمان کی طرح ان کی تقریر ہوتی۔ ایسی صورت میں شبہات پیدا ہوتے اور کچھ اثر نہ ہوتا۔ منہ